شانتی

میں نے متاسف ہو کر کہا۔ "لیکن تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ کیا میں بالکل غیر ہوں؟"

گوپا نے شرمندہ ہو کر کہا۔ "نہیں نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ تمھیں غیر سمجھوں گی تو اپنا کسے سمجھوں گی؟ میں نے سوچا پردیس میں تم خود اپنے جھمیلے میں پڑے ہونگے۔ تمھیں کیا ستاؤں۔ کسی نہ کسی طرح دن کٹ ہی گئے، گھر میں اور کچھ نہ تھا تو تھوڑے سے گہنے تھے ہی، اب سنتی کے بیاہ کا فکر ہے۔ پہلے میں نے سوچا تھا کہ اس مکان کو الگ کر دوں گی، بیس بائیس ہزار روپے مل جائیں گے، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مکان پہلے ہی رہن ہو چکا ہے، اور سود ملا کر اس پر بیس بائیس ہزار روپے ہوگئے ہیں۔ مہاجن نے اتنی ہی دیا کیا کم کی کہ مجھے گھر سے نکال نہیں دیا۔ ادھر سے تو اب کوئی امید نہیں۔ بہت ہاتھ پاؤں جوڑنے پر شاید مہاجن سے دو ڈھائی

ہزار روپے اور مل جائیں، اتنے میں کیا ہوگا؟ اسی فکر میں گھلی جا رہی ہوں۔ لیکن میں بھی کتنی مطلبی ہوں۔ نہ تمھیں ہاتھ منہ دھونے کو پانی دیا نہ کچھ ناشتے کو لائی اور اپنا دکھڑا لے بیٹھی۔ اب آپ کپڑے اتاریئے اور آرام سے بیٹھیے۔ کچھ کھانے کو لاؤں، کھا لیجیے تب باتیں ہوں۔ گھر میں تو سب خیریت ہے؟"

میں نے کہا۔ "میں تو بمبئی سے سیدھا یہاں آرہا ہوں، گھر کہاں گیا۔"

گوپا نے مجھے مخمور نگاہوں سے دیکھا۔ اس وقت اسکی نگاہوں میں شباب کی جھلک تھی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اسکے چہرے کی جھریاں مٹ گئی ہیں۔ چہرے پر ہلکی سی سرخی دوڑ گئی۔ اس نے کہا۔ "اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمھاری دیوی جی تمھیں کبھی یہاں نہ آنے دیں گی۔"

"میں کسی کا غلام ہوں۔"

"کسی کو اپنا غلام بنانے کیلیے پہلے خود بھی اسکا غلام بننا پڑتا ہے۔"

شام ہو رہی تھی۔ سنتی لالٹین لیکر کمرے میں آئی۔ دو سال پیشتر کی معصوم لڑکی اب شباب میں قدم رکھ چکی تھی۔ جسے گود میں اٹھا کر پیار کیا کرتا تھا اسکی طرف آج آنکھیں نہ اٹھا سکا۔ اور وہ جو میرے گلے سے لپٹ کر خوش ہوتی تھی، آج میرے سامنے کھڑی بھی نہ رہ سکی۔ جیسے مجھ سے کوئی چیز چھپانا چاہتی ہے اور جیسے میں اسے اس چیز کے چھپانے کا موقع دے رہا ہوں۔

میں نے پوچھا۔ "سنتی اب تم کس درجے میں پڑھتی ہو؟"

اس نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا۔ "دسویں میں ہوں۔"

"گھر کا بھی کچھ کام کاج کرتی ہو؟"

"اماں جب کرنے بھی دیں۔"

گوپا نے کہا۔ "میں نہیں کرنے دیتی یا خود کسی کام کے قریب نہیں جاتی۔"

سنتی منہ پھیر کر ہنستی ہوئی چلی گئی۔ ماں کی دلاری لڑکی تھی۔ جس دن وہ گرہستی کا کام کرتی اس دن شاید گوپا رو رو کر آنکھیں پھوڑ لیتی۔ وہ خود لڑکی کو کوئی کام نہ کرنے دیتی تھی مگر سب سے شکایت کرتی تھی کہ وہ کام نہیں کرتی۔ یہ شکایت بھی اسکے پیار ہی کا ایک کرشمہ تھی۔

میں کھانا کھا کر لیٹا تو گوپا نے پھر سنتی کی شادی کا ذکر چھیڑ دیا۔ اسکے سوا اسکے پاس اور بات ہی کیا تھی۔ لڑکے تو بہت ملتے ہیں لیکن کچھ حیثیت بھی تو ہو۔ لڑکی کو یہ سوچنے کا موقع کیوں ملے کہ دادا ہوتے تو میرے لیے شاید اس سے اچھا بر

ڈھونڈتے۔ پھر گوپا نے ڈرتے ڈرتے لالہ مداری لال کے لڑکے کا ذکر کیا۔

(جاری ہے)